اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا (بخاری) || اے اللہ ہمیں برکت عطا فرما! ہمارے شام میں

قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں

سرزمین شام

مع فوائد | تخریج | تحقیق

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

اعجاز حسین المدنی

ناظم اطلاعات اتحاد اہلسنت والجماعت لاہور

نظر ثانی

حضرت مولانا

نیاز احمد اوکاڑوی صاحب

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب

نواسہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری صاحب

حضرت مولانا سید عبد اللہ شاہ مظہر صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

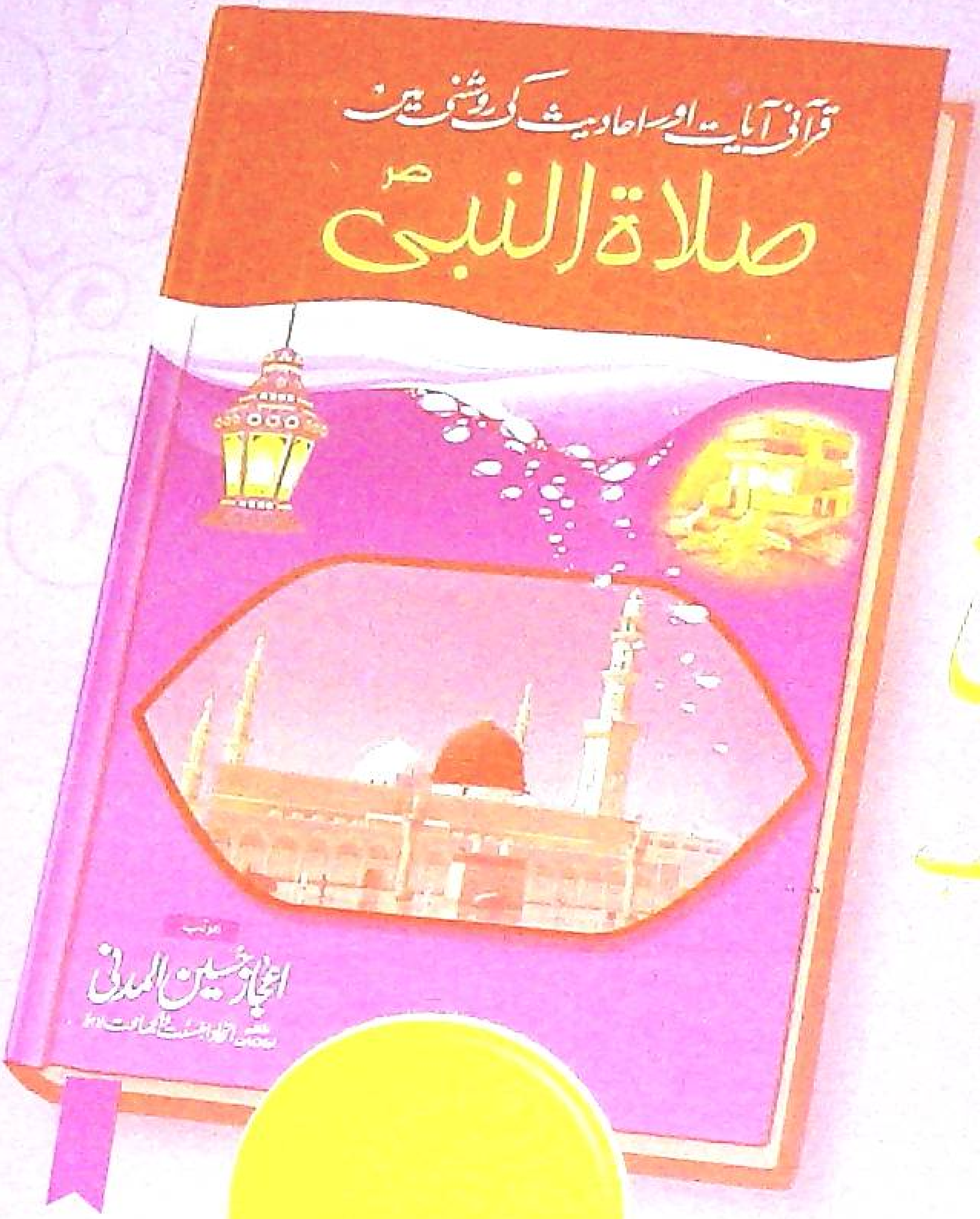

اعجاز حسین المدنی

کی سحر انگیز کتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا (بخاری) || اے اللہ ہمیں برکت عطا فرما! ہمارے شام میں

قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں

سرزمین شام

مع فوائد | تخریج | تحقیق

www.kitabosunnat.com

مؤلف

اعجاز حسین المدنی

ناظم اطلاعات اتحاد اہلسنت والجماعت لاہور

نظر ثانی

حضرت مولانا
نیاز احمد اوکاڑوی صاحب

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب
نواسہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری صاحب
حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ مظہر صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

956.91
اع ح س

انتساب

حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نام جنہوں نے اپنی زندگی دین اسلام کی سربلندی کے لیے گزار دی اور آخرکار سرزمین شام کے علاقے حمص میں وفات پائی اور وہیں آپ کا مدفن بنا۔

(تاریخ اسلام ج۱،ص ۴۰۴، علامہ ذہبیؒ و اسد الغابہ، ج۱،ص ۳۱۳، علامہ ابن اثیرؒ)

اللہ تعالیٰ اس مردِ مومن جو اللہ کی تلوار اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت یافتہ تھے ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اعجاز حسین المدنی

31-1-2017

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 25716

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- انتساب 2
- شام کی موجودہ صورت حال 4
- تقریظ 8
- تقریظ 9
- تقریظ 11
- حرف اولیں 12
- شام قرآن کے تناظر میں 15
- شام احادیث پیغمبر ﷺ کی روشنی میں 19
- ملک شام کے لیے اہل اسلام کا جمع ہونا 20
- دنیا کے بہترین لوگوں کا ملک شام ہجرت کرنا 24
- ملک شام اور حفاظت خداوندی 26
- بصری ملک شام کے شہر سے آگ کی پیشین گوئی 33
- قرب قیامت اور شام 35
- حوض کوثر اور شام 41
- فتوحات شام 42
- رسول کریم (ﷺ) کا خواب اور شام 43
- شام کے خلاف کاروائیاں اور اہل حق کی استقامت 44
- شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے 46
- ایمان شام میں 46
- نزول عیسی علیہ السلام اور قتل دجال: شام میں 47
- دعائے نبوت اور ملک شام 48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام کی موجودہ صورت حال

آج ۵۰ سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے کہ شام باپ بیٹے کی لگائی ہوئی آگ میں مسلسل سلگ رہا ہے۔ اسد (موجودہ صدر شام بشار کا والد) نے جون ۱۹۸۰ء میں تدمر کے مقام سے مسلمانوں کی خون ریزی کا آغاز کیا اور پھر جسر الشغور، شہر حماۃ اور پھر حلب شہر میں مسلمانوں کا قتل عام کیا اور کئی دنوں تک برابر یہ سلسلہ جاری رکھا، اس قتل عام میں تیس سے چالیس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں افراد کو لاپتہ کر دیا گیا جن کے پیارے آج تک ان کی راہ تک رہے ہیں۔ ظالم باپ کے مرنے کے بعد ۲۰۰۰ء میں اس کا ظالم بیٹا بشار الاسد برسرِ اقتدار آ گیا اور ایک خونی درندے کی صورت میں مسلمانوں پر مسلط ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی رسّی کو بھی دراز کر دیا۔

۲۰۱۱ء میں جب عرب ممالک میں ایک بیداری کی لہر اٹھی تو شامی قوم بھی ظلم وستم سے نجات حاصل کرنے اور اپنے حقوق کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی، عوام کی طرف سے اپنے حقوق کے مطالبے کے جواب میں بشار نے درندگی اور سفاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ہی ملک کی عوام کو کچلنے کے لیے ان پر فضائی اور زمینی ہر قسم کے حملے شروع کر دیے اور ٹینکوں توپوں اور تباہی مچانے والے ہتھیاروں سے مسلمانوں کو برباد کرنا شروع کر دیا۔

آج شام میں بشار کی قیادت میں مسلمانوں کے گھروں کو تباہ، مسلمان عورتوں کی عزت کو سرعام پامال اور شعائر اسلام کی توہین کی جا رہی ہے حد تو یہ کہ معصوم بچوں کو ان کے والدین کے آنکھوں کے سامنے ذبح کیا جا رہا ہے۔ گڑھے کھود کر مسلمانوں کو زندہ دفن کیے جانے کے مناظر بھی دنیا دیکھ رہی ہے۔

شامی فوج مسلمانوں کو گرفتار کر کے انہیں کلمہ کفر کہنے اور بشار الاسد کی تصویر کو سجدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر مجبور کرتی ہے انکار کرنے پر انہیں طرح طرح کی اذیتوں سے گزار کر ذبح کر دیا جاتا ہے، شام میں شامی فوجوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد گنتی سے باہر ہو چکی ہے۔ شام کی اکثر مساجد کو بشار کی فوج نے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے یہاں تک کہ قرآن کریم کی بھی بے حرمتی کی جارہی ہے۔

بشار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر لاکھوں لوگ پڑوسی ممالک میں نقل مکانی کر چکے ہیں، شام کے خوشحال لوگ آج مہاجر بن کر ہمسایہ ممالک اردن، عراق، ترکی اور مصر وغیرہ میں کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکے ہیں، جبکہ شام کے سرحدی علاقوں میں پناہ لینے والے لوگ وہاں پر بھی بشار کے ظلم وستم سے محفوظ نہیں ہیں، دنیا کا قدیم ترین شہر حلب شامی فوجوں کے ہاتھوں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔

یہودی، صلیبی اور روافض صدیوں پہلے صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے ہاتھوں لگنے والے زخموں کو آج تک نہیں بھولے، حالانکہ ہمارے اسلاف نے ہمیشہ ان کافروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا...... ان کافروں پر فتح پانے کے بعد ان پر نہ ظلم کیا اور نہ کسی کو اس کی اجازت دی...... مفتوح قوموں پر صلہ رحمی کی ایسی شاندار روایتیں قائم کیں کہ آج تک دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی لیکن افسوس کہ ہم نے قرآن کی تعلیمات کو بھلا دیا۔ ہم نے اسوۂ رسول اللہ ﷺ کو فراموش کر دیا...... ہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقوش پا کو مٹا ڈالا...... ہم نے اپنے اسلاف کے نام تو یاد رکھے...... ان کے کارناموں کے گن تو گائے...... لیکن افسوس کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلنا بھول گئے اور عالمی حالت اور اسلامی ممالک کی موجودہ دگرگوں اور ہر طرح روبزوال صورت حال کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل حدیث کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔

احمد، ترمذی اور نعیم بن حماد نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: ''خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں پہنچ جائیں گے۔'' خراسان کا علاقہ افغانستان، ایران اور پاکستان کے شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ آج پوری دنیا کے یہود و نصاریٰ مل کر خراسان پر یلغار کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف اپنی ساری توانائیاں استعمال کر رہے ہیں کیونکہ یہ بھی ایک جنگی حکمت عملی ہے اور یہود و نصاریٰ کو مکمل یقین ہے کہ اسی علاقے سے ہمارے خلاف آخری کارروائی اور جنگ کے لیے لشکر آئیں گے، چنانچہ جنگی حکمت عملی کے مطابق یہود و نصاریٰ اصلی اور آخری میدان جنگ سمجھنے سے پہلے ہی اپنے دشمن یعنی مسلمانوں کو ان کے گھر میں آکر کمزور کرنے، ان کی افرادی قوت کو کم کرنے اور ان کے وسائل کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ کل جب آخری رن پڑے تو ان کے سامنے ایک کمزور وسائل سے عاری اور کم افرادی قوت کا حامل لشکر ہو جسے وہ آسانی سے ختم کر سکیں، علاوہ ازیں دیگر اسلامی ممالک کو بھی ان یہودیوں اور عیسائیوں نے اقوام متحدہ، آئی، ایم، ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے اور ان ممالک پر اپنے زرخرید حکمرانوں کو مسلط کر کے اپنے خونی شکنجوں میں جکڑا ہوا ہے تاکہ وقت آنے پر ان ممالک کے لوگ خراسان کے مسلمانوں کی مدد کو نہ پہنچ سکیں۔

جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادات کے مطابق پوری دنیا کا منظر نامہ ہمارے سامنے ہے، یہود و نصاریٰ تو کل آنے والے حالات کو (حدیثوں کی روشنی میں) مدنظر رکھ کر خم ٹھونک کر اور متحد ہو کر میدان میں اترے ہوئے ہیں لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت ابھی تک تذبذب کا شکار ہے، اللہ اور اس کے آخری نبی ﷺ پر ایمان کے باوجود ہم آخری زمانے کے متعلق نبی کریم ﷺ کی احادیث سے نظریں چرانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ آج ہم متحد ہو کر یہود و نصاریٰ کے خلاف صف آراء ہونے کی بجائے آپس میں ہی دست و گریبان ہیں، کہیں قومیت کا نعرہ ہے کہیں لسانیت کے نام پر کشت و خون ہے اور کہیں فرقوں کی لڑائیاں ہیں ہماری ان آپس کی لڑائیوں اور ناچاقیوں سے اور دین سے دوری کی وجہ سے آج یہود و نصاریٰ ہمیں ہر جگہ پر اور خاص طور پر برما، افغانستان اور مملکت شام میں بری طرح ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آج یہودی جناب نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق اپنی تیاریوں میں مصروف ہیں حالانکہ یہودی ہمارے نبی ﷺ، اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں لیکن انہیں یقین ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا چنانچہ اسی ہونی کو ٹالنے کے لیے یہود و نصاریٰ نے شام کو میدان جنگ بنا رکھا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شام کے بارے میں بہت ہی پیشین گوئیاں فرمائی ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ''آخری جنگ عظیم کا میدان بھی شام ہی بنے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوبارہ شام میں ہی نزول فرمائیں گے اور یہودیوں کے آقا دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی شام کے علاقے لد فلسطین میں واصل جہنم کریں گے...... لیکن ہم مسلمان جو محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور ان سے عشق ومحبت کے دعویدار بھی ہیں...... لیکن ہمارا اپنے نبی ﷺ سے عشق ومحبت کے دعوے کرنا ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہ صرف زبانی جمع خرچ ہو کیونکہ ہم اللہ کے نبی ﷺ سے زیادہ یہودیوں کے تسلط یافتہ میڈیا پر یقین رکھتے ہیں اور جو کچھ ہمیں میڈیا دکھاتا ہے اس پر ہم آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتے ہیں۔ مملکت شام اور آخری زمانے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے واضح فرامین موجود ہیں۔ شام میں پیش آنے والے موجودہ حالات جناب نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیوں کی تصدیق کر رہے ہیں پھر بھی ہم متحد ہو کر یہود و نصاریٰ کے خلاف کوئی لائحہ عمل نہیں بنا رہے کیونکہ دجالی میڈیا نے ہمیں آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل و دماغ کا بھی اندھا بنا رکھا ہے...... آج بھی وقت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بے دار ہو کر متحد ہو جائیں اور اپنے اصلی دشمن کو پہچاننے کی کوشش کریں اگر اب بھی ہم نے عقل کے ناخن نہ لیے اور بحیثیت امت محمدیہ ﷺ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کا ادراک نہ کیا تو پھر ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں...... اور پھر اللہ رب العزت ہماری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور اس سے دین اسلام کی حفاظت اور سربلندی کا کام لے گا کیونکہ اللہ ہمارا محتاج نہیں ہے۔

محمد اصغر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

برادر مکرم اعجاز حسین المدنی زید مجدہٗ کا رسالہ "سرزمین شام" چند مقامات سے پڑھنے کا موقع ملا۔ دور حاضر میں بہترین کاوش ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کوشش کو امت مسلمہ کے لیے نافع بنائے اور ہم سب کو امام مہدیؒ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر حق میں شامل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دجال اور دجالی قوتوں کے خلاف جذبہ جہاد پیدا کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالشکور حقانی

نائب ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت والجماعت پاکستان

28-01-2017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شام کی موجودہ صورت حال ان دنوں عالمی میڈیا اور بے دار مغز لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اور ہر ایک یہ تمنا کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے وہ ملک شام پر قابض ہو جائے اس کی بہت سی وجوہات ہیں کہ سرزمین شام "بارکنا حوله" قرآنی فرمان کے مطابق اپنے اندر بہت سی ظاہری و باطنی برکات کو سمیٹے ہوئے ہے کہ زمین انتہائی زرخیز ہے ثمرات کا مرکز ہے اور دنیاوی ترقی کے بہت سے مواقع یہاں موجود ہیں اور جغرافیائی اعتبار سے بھی انتہائی موزوں ہیں کیونکہ یہ مغرب و مشرق کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے جنگی اعتبار سے بھی بہت اہم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کئی مذاہب کی تاریخی یادیں اس سے وابستہ ہیں۔ بہرحال سرزمین شام کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کو تعلق حاصل ہے اور کسی مذہب یا افراد کو نہیں ہے اس کی واضح دلیل حق تعالیٰ شانہ کا وہ واضح فرمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ "هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ" "اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد عربی ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ اسے باقی تمام دینوں پر غالب کردے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام باقی تمام دینوں پر غالب آئے گا۔ غلبہ کا ایک معنی یہ ہے کہ صرف اسلام باقی رہے باقی تمام مذاہب نیست و نابود ہو جائیں اور ان کا کوئی وجود باقی نہ رہے اور یہ غلبہ جناب مہدی و مسیح علیہما الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ہوگا جیسا کہ اس کی خبر صادق الامین خاتم النبیین ﷺ نے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دینوں کو مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے زمانہ میں ہلاک کردیں گے صرف اسلام باقی رہے گا اور جناب مہدی و عیسیٰ علیہما السلام کا مرکز یہی سرزمین شام ہوگی۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سرزمین شام ایمان و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ کے بچاؤ کا جہاں مرکز ہے وہیں فتنوں کی سرکوبی کا بھی مرکز ہے اور یہ دونوں چیزیں انتہائی ضروری ہیں کہ احقاقِ حق ہو اور ابطالِ باطل ہو تاکہ تکمیل ایمان ہو جائے۔

اسی سلسلہ کی ایک کاوش میرے انتہائی پیارے بھائی و دوست اعجازِ حسین المدنی نے کتاب ''سرزمین شام'' لکھ کر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور احقاق حق وابطال باطل کا ذریعہ بنائے اور اعجاز بھائی کو اس کی دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب پر بھی اپنی جود وسخا کی بارش برسائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مناظر اسلام حضرت مولانا آصف احمد عفی اللہ عنہ

امیر اتحاد اہل السنہ والجماعہ لاہور

30-01-2017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی شاہد اقبال صاحب

محترم ومکرم جناب اعجاز حسین المدنی صاحب کی گرانقدر تصنیف ''سرزمین شام'' کا مطالعہ کیا دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں اور ایمانی احساسات میں عجیب حرارت محسوس ہوئی آج جبکہ سرزمین انبیاء پر انسانیت سوز درندگی کا مظاہرہ ہو رہا ہے اور تمام سربراہان مملکت خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں یہ کتاب ان شاء اللہ تمام مسلمانوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کی اس علمی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

شاہد اقبال

امام خطیب جامع مسجد عثمانیہ لنگر

سرائے ضلع مظفر گڑھ

27-01-2017

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف اولیں

شام سریانی زبان کا لفظ ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت سام بن نوح کی طرف منسوب ہے۔طوفان نوح کے بعد حضرت سام اسی علاقہ میں آباد ہوئے تھے۔۔۔

ملک شام کے متعدد فضائل احادیث نبویہ میں مذکور ہیں، قرآن کریم میں بھی ملک شام کی سرزمین کا بابرکت ہونا متعدد آیات میں مذکور ہے۔ یہ مبارک سرزمین پہلی جنگ عظیم تک عثمانی حکومت کی سرپرستی میں ایک ہی خطہ تھی۔ بعد میں انگریزوں اور اہل فرانس کی پالیسیوں نے اس سرزمین کو چار ملکوں (سوریا، لبنان، فلسطین اور اردن) میں تقسیم کرادیا،لیکن قرآن وسنت میں جہاں بھی ملک شام کا تذکرہ وارد ہوا ہے اس سے یہ پورا خطہ مراد ہے جو عصر حاضر کے چار ملکوں (سوریا، لبنان، فلسطین اور اردن) پر مشتمل ہے۔اسی مبارک سرزمین کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات احادیث کی کتابوں میں محفوظ ہیں مثلاً اسی مبارک سرزمین کی طرف حضرت امام مہدیؒ حجاز مقدس سے ہجرت فرماکر قیام فرمائیں گے اور مسلمانوں کی قیادت فرمائیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی اسی علاقہ یعنی دمشق کے مشرق میں سفید مینار پر ہوگا۔غرضیکہ یہ علاقہ قیامت سے قبل اسلام کا مضبوط قلعہ ومرکز بنے گا۔

اسی مبارک سرزمین میں قبلہ اول واقع ہے جس کی طرف نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے تقریباً ۱۶ یا ۱۸ ماہ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔اس قبلۂ اول کا قیام مسجد حرام (مکہ مکرمہ) کے چالیس سال بعد ہوا۔مسجد حرام اور مسجد نبوی کے بعد سب سے بابرکت وفضیلت کی جگہ مسجد اقصیٰ ہے۔حضور اکرم ﷺ نے جزیرۂ عرب کے باہر اگر اہتمام کے ساتھ کسی ملک کا سفر کیا ہے تو وہ صرف ملک شام ہے۔ اسی سرزمین میں واقع مسجد اقصیٰ کی طرف ایک رات آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے لے جایا گیا اور وہاں آپ ﷺ نے تمام انبیاء کی امامت فرماکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھائی، پھر بعد میں اسی سرزمین سے آپ ﷺ کو آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا۔ اس سفر میں آپ ﷺ نے جنت وجہنم کے مختلف مناظر دیکھے اور سات آسمانوں پر آپ ﷺ کی مختلف انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی۔ یہ مکمل واقعہ رات کے ایک حصہ میں انجام پایا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کے اس سفر کو اسراء اور مسجد اقصیٰ سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کے اس سفر کو معراج کہا جاتا ہے۔

اگرچہ قبلۂ اول بیت المقدس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتح ہوا، لیکن اس کی بنیاد حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ کے لشکر سے پڑ چکی تھی جس کی روانگی کا فیصلہ ماہ صفر ۱۱ ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی خبر سن کر یہ لشکر مدینہ منورہ کے قریب خیمہ زن رہا۔ اس لشکر نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پہلی فوجی مہم شروع کی۔

ملک شام میں دین اسلام پہنچنے تک تقریباً ۱۵۰۰ سال سے سریانی زبان ہی بولی جاتی تھی، لیکن ملک شام کے باشندوں نے انتہائی خلوص ومحبت کے ساتھ دین اسلام کا استقبال کیا اور بہت کم عرصہ میں عربی زبان ان کی مادری واہم زبان بن گئی، بڑے بڑے جید محدثین، فقہاء وعلماء کرام اس سرزمین میں پیدا ہوئے۔ دمشق کے فتح ہونے کے صرف ۲۶ یا ۲۷ سال بعد دمشق اسلامی خلافت/حکومت کا دارالسلطنت بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے انس وجن وزمین وساری کائنات کو پیدا کیا۔ بعض انسانوں کو منتخب کر کے ان کو رسول ونبی بنایا، اسی طرح زمین کے بعض حصوں (مثلاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ملک شام) کو دوسرے حصوں پر فوقیت وفضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ نے ملک شام کی سرزمین کو اپنے پیغمبروں کے لئے منتخب کیا چنانچہ انبیاء ورسل کی اچھی خاصی تعداد اسی سرزمین میں انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمائی گئی۔ خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر رسول اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے ہمراہ ملک عراق سے ہجرت فرما کر ملک شام ہی میں سکونت پذیر ہوئے۔ اسی مقدس سرزمین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعدد سفر کر کے مکہ مکرمہ کو آباد کیا اور وہاں بیت اللہ کی تعمیر کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے بے شمار انبیاء علیہم السلام (مثلاً حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت ایوب، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت الیاس، حضرت الیسع، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام) کی یہ سرزمین مسکن ومدفن بنی اور انہوں نے اسی سرزمین سے اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ غرضیکہ مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب کے نزدیک یہ سرزمین بہت بابرکت ہے۔ فی الحال بیت المقدس کی بابرکت زمین پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو یہودیوں کے چنگل سے آزاد فرمائے، مسلمانوں کو فتح یاب فرمائے، اپنے دین کی نصرت فرمائے اور ہم سب کو اپنے دین اسلام کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔

قیامت کی بعض بڑی نشانیوں کا ظہور بھی اسی مقدس سرزمین پر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مہدی اسی سرزمین سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالیں گے۔ دمشق کے مشرق میں سفید مینار پر نماز فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، اور اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت مسلمہ کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ دجال اور یاجوج وماجوج جیسے بڑے بڑے فتنے بھی اسی سرزمین سے ختم کئے جائیں گے۔ دنیا کے چپہ چپہ پر اسی علاقہ کی سرپرستی میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگی۔۔۔ یمن سے نکلنے والی آگ لوگوں کو اسی بابرکت سرزمین کی طرف ہانک کر لے جائے گی اور سب مؤمنین اس مقدس سرزمین میں جمع ہو جائیں گے اور جہاد و قتال کے بعد ایک عادلانہ نظام عمل میں آئے گا۔

اعجاز حسین المدنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام قرآن کے تناظر میں

قرآن مجید میں بلاد شام کو ارضِ مبارکہ کہا گیا، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب "مناقب الشام واهله" کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں: کتاب وسنت اور آثار علماء سے شام اور اس کے باشندوں کے فضائل ومناقب ثابت ہیں، یہ وہ ملک ہے، جو تاتاریوں کے حملے میں مسلمانوں کی ترغیب کا باعث بنا، اور مسلمانوں نے مصر کو اختیار کرنے کی بجائے دمشق میں ہی پناہ لی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

۱: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:71)

"اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لئے برکت رکھی تھی۔"

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: آیت میں برکت والی سرزمین سے مراد ارض شام ہے، یہی روایت مجاہدؒ، ابن زید اور ابن جریج سے مروی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے لیے ارض مبارکہ کو نجات گاہ بنایا تھا، اور بلاد شام سے سرزمین فلسطین کا انتخاب فرمایا۔

شیخ سعدیؒ آیت بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "آیت میں برکت والی زمین سے مراد شام ہے، کیونکہ اکثر انبیاء علیہم السلام کا تعلق اسی سرزمین سے تھا، اسی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کے لیے مقام ہجرت بنایا، اور اسی سرزمین میں اس کے گھروں میں سے ایک گھر بیت المقدس ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے اپنے خلیل علیہ السلام کو کافروں کی آگ سے بچا کر شام کے مقدس ملک میں پہنچا دیا۔ ابی بن کعب (رض) فرماتے ہیں تمام میٹھا پانی شام کے صخرہ کے نیچے سے نکلتا ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کو عراق کی سرزمین سے اللہ نے نجات دی اور شام کے ملک میں پہنچایا۔ شام ہی نبیوں کا ہجرت کدہ رہا۔ زمین میں سے جو گھٹتا ہے وہ شام میں بڑھتا ہے اور شام کی کمی فلسطین میں زیادتی ہوتی ہے۔ شام ہی محشر کی سرزمین ہے۔ یہیں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اتریں گے، یہیں دجال قتل کیا جائے گا۔

مسجد اقصیٰ اُسی سرزمین میں واقع ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بابرکت بنایا، ارشاد باری ہے:

۲: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝﴾

(بنی اسرائیل: 1)

”پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کے ساتھ سرزمین شام کی جانب جانے کا حکم دیا تھا، لیکن قوم نے داخل ہونے سے انکار کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۳: ﴿یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝﴾ (المائدۃ : 21)

”اے میری قوم والو! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے اور اپنی پشت کے بل روگردانی نہ کرو کہ پھر نقصان میں جا پڑو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بلاد شام اللہ کے نیک بندوں کی میراث ہے، ارشاد باری ہے:

۴: ﴿وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا﴾ (الاعراف : 137)

''اور ہم نے ان لوگوں کو جو کہ بالکل کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس سرزمین کے مشرق مغرب کا مالک بنا دیا، جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو حکم دیا تھا کہ وہ ہواؤں کو ارض مبارک یعنی شام کی جانب رخ کرنے کا حکم دیں۔

۵: ﴿وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء : 81)

''ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی، اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔''

ابن جریر طبری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارض مقدس کی ہوائیں مسخر کردی تھیں، اور ارض مبارک سے مراد ملک شام ہے۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۶: ﴿وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ۝ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ۝ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۝﴾ (التین : 1، 3)

''قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی۔''

بعض مفسرین نے آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آیت میں لفظ تین سے مراد بلاد شام ہے اور لفظ زیتون سے مراد بیت المقدس ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سرزمین شام کو سچائی کا ٹھکانہ قرار دیا، ارشاد ربانی ہے:

۷: ﴿وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ﴾ (یونس : 93)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانہ رہنے کو دیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیرؒ نے آیت کی تفسیر میں کہا کہ مبوا صدق سے مراد بلاد مصر وشام ہے جو بیت المقدس کے اردگرد واقع ہے، اور طبری نے قتادہؒ کے حوالے سے کہا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو شام اور بیت المقدس میں ٹھکانہ عطا کیا تھا،

۸: ﴿وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۟ۙ﴾ (الانبیاء: 78)

''اور داود (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) (کا حال بھی سن لو کہ) جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصل کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں (اور اسے روندگئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کے وقت موجود تھے۔''

ہم نے زور آور ہوا کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا تھا جو انہیں ان کے فرمان کے مطابق برکت والی زمین یعنی ملک شام میں پہنچا دیتی تھی۔ (ابن کثیر)

۹: ﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (یوسف: 101)

''(جب یہ سب باتیں ہولیں تو یوسف نے خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو حکومت سے بہرہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو۔''

حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے اپنی موت کے وقت حضرت یوسف (علیہ السلام) کو وصیت کی کہ مجھے ابراہیم واسحاق علیہما السلام کی جگہ میں دفن کرنا۔ چنانچہ بعد از انتقال آپ نے یہ وصیت پوری کی اور ملک شام کی زمین میں آپ کے باپ دادا کے پاس دفن کیا۔ علیہم الصلوات والسلام۔ (تفسیر ابن کثیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام احادیث پیغمبر ﷺ کی روشنی میں

میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا:

1: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِي ءٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّأْمِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا جو کوئی ان کو ذلیل کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا۔ تو وہ ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت (یعنی احکام الہٰی) پر ثابت قدم رہیں گے عمر بن ہانی مالک بن یخامرؒ کی وساطت سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لوگ ملک شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہ (رض) نے فرمایا کہ یہ مالک اس کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے معاذ سے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

(صحیح بخاری 88) (صحیح مسلم برقم:1037) مسند احمد بن حنبل برقم:16881 مستخرج ابی عوانہ برقم:7501

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق:...... یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اور بلحاظ سند بالاتفاق صحیح و ثابت ہے۔

فوائد:

1: امت محمدیہ ﷺ میں ایک جماعت (یعنی اہل سنت والجماعت) ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔

2: امت محمدیہ ﷺ میں ایک جماعت (یعنی اہل سنت والجماعت) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی۔

3: مخالفین کی طرف سے اس جماعت کو ذلیل کرنے کی کوششیں بالآخر ناکام ہی ہوں گی۔

4: پروپیگنڈوں کے باوجود مجموعی اعتبار سے یہ جماعت اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔

5: جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

ملک شام کے لیے اہل اسلام کا جمع ہونا

2: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ

''حضرت یسیر بن جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہ تھا اے عبداللہ بن مسعودؓ قیامت آگئی تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ کیا جائے اور غنیمت سے خوشی نہ ہوگی پھر اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف دشمن اہل اسلام سے لڑنے کے لئے جمع ہوں گے اور اہل اسلام ان سے لڑنے کے لئے جمع ہو جائیں گے میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں انہوں نے کہا ہاں اور اس وقت سخت شدت کی جنگ ہوگی اور مسلمان موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ لوٹیں گے پھر وہ خوب جہاد کریں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا پھر یہ بھی لوٹ آئیں گے اور وہ بھی واپس آجائیں گے اور کوئی ایک گروہ غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل ہلاک اور فنا ہو جائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر آگے بھیجیں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ آئیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے اور کوئی غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ ہلاک اور فنا ہو جائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر روانہ کریں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کئے بغیر واپس نہ لوٹیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے لیکن کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور وہ لشکر ہلاک وفنا ہو جائے گا پس جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہل اسلام ان پر حملہ کر دیں گے تو اللہ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا کہا کہ ویسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی یہاں تک کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑیں گے اور ایک باپ کی اولاد کو شمار کیا جائے گا تو وہ سو ہوں گے اور ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی باقی نہ رہے گا پس اس حال میں کس غنیمت پر خوشی ہوگی یا کون سی میراث کو تقسیم کیا جائے گا پھر اسی دوران مسلمان ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال ان کے بعد ان کے بال بچوں میں آگیا ہے یہ سنتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چیزوں کو پھینک دیں گے اور اس کی طرف متوجہ ہوں جائیں گے پھر دس سواروں کا ہراول دستہ روانہ کریں گے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں ان کے نام اور آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو پہچانتا ہوں اور وہ اس دن اہل زمین سے بہترین شہسوار ہوں گے یا اس دن وہ زمین والوں میں سے بہترین شہسوار ہوں گے ابن ابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیبہ نے اپنی روایت میں اسیر بن جابرؒ سے روایت کی ہے۔"

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم؛2899،مسند ابی داود الطیالسی؛392،مصنف ابن ابی شیبہ؛37480،مسند احمد بن حنبل؛3643،صحیح ابن حبان؛678،المستدرک علی الصحیحین للحاکم؛8471۔

تحقیق: ...... یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اور بلحاظ سند بالاتفاق صحیح وثابت ہے۔

فوائد:

1: تمام اہل کفر (جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، منافقین) شام کے مسلمانوں کے خلاف متحد ہوکر فوج اور طاقت جمع کریں گے۔

2: شامی مسلمانوں کی ایک جماعت کی اہل کفر سے جھڑپیں جاری رہیں گی اور رفتہ رفتہ پوری دنیا سے حقیقی مسلمان مجاہدین اہل کفر سے مقابلہ کرنے کے لیے شام پہنچ جائیں گے۔ اور یوں اہل کفر کے مقابلے میں مسلمان مجاہدین کا ایک جانثار لشکر تیار ہوجائے گا۔ تاہم دیگر احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کے اس لشکر کی افرادی قوت ،اہل کفر کی افرادی قوت کے مقابلے میں بہت کم ہوگی۔

3: ابتداء دونوں لشکروں میں سے کسی کو بھی فتح یا شکست نہیں ہوگی اور بالآخر ایک روز نہایت سخت اور خوف ناک گھمسان کی جنگ ہوگی اور مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس طرح کی لڑائی کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی ،اور بالآخر اللہ پاک اہل اسلام کو فتح سے نوزے گا۔ اس جنگ میں دونوں طرفہ جانی نقصان اس کثرت سے ہوگا کہ زندہ بچ رہنے والوں کا تناسب سو میں ایک ہوگا۔ اور جہاں اتنا زیادہ جانی نقصان ہوا اور اس قدر کثرت سے لوگ مارے گیے ہوں وہاں مال غنیمت ملنے کی کہاں خوشی ہوگی؟

4: شام کے فتح ہوجانے کے بعد مسلمانوں دجال کی طرف متوجہ ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے بہترین لوگوں کا ملک شام ہجرت کرنا:

3: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، پس روئے زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے جو اس جگہ ہجرت کر کے جانے کو خوب لازم پکڑیں گے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے گئے تھے۔(یعنی ملک شام میں، اور یہاں وہ اس وقت ہجرت کر کے گئے تھے جب انہوں نے اپنے آبائی ملک عراق سے ترک وطن کیا تھا) اور اس وقت روئے زمین پر اس کے بدترین لوگ (یعنی کفار و فجار رہ جائیں گے) جن کو ان کے ملک سے نکال پھینکیں گے، اللہ کی ذات ان کو پلید سمجھے گی اور آگ ان کو سوروں اور بندروں کے ساتھ اکٹھا کر کے ہانک لے جائے گی۔“

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود؛2482،مسند ابی داود الطیالسی ؛2407،مسند احمد بن حنبل؛6871،المعجم الاوسط؛6791

تحقیق: ...... یہ حدیث حسن درجہ کی ہے مستدرک حاکم (ج4ص510_511)اور حلیۃ الاولیاء(ج6ص66)وغیرہ میں اس کے شواہد پائے جاتے ہیں۔

فوائد:

1: جزیرۃ العرب کے شمال مغربی علاقہ کو ”شام“ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں آج کل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لبنان، اردن، فلسطین اور سوریا (شام) کی ریاستیں قائم ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ علاقہ قبلہ سے بائیں جانب واقع ہے یا بنو کنعان نے اس کی بائیں جانب کا رخ کیا تھا یا یہ کہ اس میں زمین کے مختلف طبقات ہیں۔ اس میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر طرح کی زمین پائی جاتی ہے اور اس مفہوم کے لیے ''شامات'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ (قاموس)

2: ''ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی'' کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ کی یہ ہجرت کوئی آخری ہجرت نہیں ہے۔ ہجرتیں بار بار ہوں گی، گویا اس زمانہ کی طرف اشارہ مقصود ہے جب قیامت بالکل قریب ہوگی، ہر سو فتنوں اور شرور کا دور دورہ ہوگا، شہریوں اور آبادیوں میں اہل کفر وفسق کا غلبہ جائے گا۔ اسلام کے نام پر بننے والے ممالک میں بھی دین کے حامی، نیکی کے حامل اور خدائی احکام وہدایات پر قائم رہنے والے بہت کم رہ جائیں گے۔ یہاں تک کے شام کے شہر وقریہ ایک محفوظ و مامون قلعہ کی مانند باقی بچیں کے جن کی حفاظت پر اسلام کے وہ لشکر مامون ہوں گے، جن کے ذریعے اللہ حق کو غالب کرے گا اور حق کو مدد پہنچائے گا اور آخر کار اسی لشکر کے لوگ دجال کا مقابلہ کر کے اس کو نیست ونابود کر دیں گے۔ پس اس زمانہ میں جو شخص اپنے دین وایمان کو محفوظ دیکھنا چاہے گا وہ ملک شام کو ہجرت کر کے اس کے کسی شہر یا بستی میں جا بسے گا۔

3: پس روئے زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے جو اس جگہ ہجرت کر کے جانے کو خوب لازم پکڑیں گے۔۔۔۔۔۔ الخ'' یہ گویا پچھلے جملہ میں جو اجمال تھا اس کی تفصیل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دین وایمان کی حفاظت کے لیے ملک شام کو ہجرت کا سلسلہ شروع ہوگا تو جن علاقوں اور شہروں میں اہل کفر وفسق کا غلبہ وتسلط ہو چکا ہوگا، وہاں کے خدا ترس دین پسند اور اپنے ایمان کو ہر حالت میں محفوظ رکھنے والے بہترین لوگ اپنا اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کر جائیں گے۔ ہاں جن لوگوں کے ایمان میں ضعف ہوگا اور جو دین کے اعتبار سے ناکارہ کمزور ہونگے۔ وہ اپنے گھر بار اپنی جائیداد و دولت وغیرہ کی محبت وطمع میں اور اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف لڑائی سے اپنی جان بچانے کے لیے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وطن ہی میں پڑے رہیں گے اور ہجرت کر کے چلے جانے والوں کے وارث وجانشین بن جائیں گے۔ پس وہ اپنی طبیعتوں اور نفسوں کی خست اور اپنے دین کی کمزوری کے سبب نہ صرف پاکیزہ نفسوں کے نزدیک ایک گھناؤنی وذلیل چیز کے مانند ہوں گے بلکہ ان کی زمینیں، ان کا ملک اور ان کا وطن تک ان سے بیزار ہوجائے گا کہ انہیں کسی جگہ سکون وقرار نہیں ملے گا۔ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر مارے مارے پھریں گے، ان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہوگی کہ خود اللہ رب العزت ان کو ناپسند رکھے گا ان کو اپنی رحمت سے دور کردے گا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو کوئی شخص کسی ایسی چیز کے ساتھ کرتا ہے جس سے وہ گھن کھاتا ہو اور جس سے اس کی طبیعت نفرت کرتی ہو اور یہ اسی کا نتیجہ ہوگا کہ ان لوگوں کو ہجرت کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور اللہ رب العزت ان کو انہی کے ملکوں اور شہروں میں دشمنان دین کے ساتھ پڑا رہنے دیگا۔

4: ''اللہ کی ذات ان کو پلید سمجھے گی اور آگ ۔۔۔۔۔ الخ'' ان الفاظ کے معنی ثقہ وصدوق محقق امام ملا علی القاری رحمہ اللہ نے یہ لکھے ہیں کہ اللہ رب العزت کی ذات ن کو سخت ناپسندیدہ رکھے گی اور آگ کو ان پر مسلط کردے گی جو دن رات ان کے ساتھ رہے گی اور ان کو کافروں کے ساتھ کہ جو اپنے چھٹاپے اور بڑھاپے کے اعتبار سے سوروں اور بندروں کی مانند ہوں گے، جمع کرے گی اور ہانک کر چلے گی۔ اور دیگر بعض شارحین نے یہ مطلب لکھا ہے کہ: ان لوگوں کو اللہ تعالی سخت ناپسند رکھے گا اور فتنے کی آگ کہ جو ان کے اعمال بد کا نتیجہ ہوگی، یا آگ کہ جو اس وقت بندروں اور سوروں کے ساتھ پیدا ہوگی ان سب کو جمع کرے گی اور ہانک کر لے چلے گی، مزید برآں بندروں اور سوروں سے یا تو ان کی حقیقت اور صورت مراد ہے یا ان کی سیرت وخصلت اور ان کے عادات واطوار کا اختیار کرنا مراد ہے اور یا وہ بدخو وبدکردار اور کفار مراد ہیں جو بندر اور سور کی مانند ہیں۔

ملک شام اور حفاظت خداوندی:

1: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

''حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''حالات اس طرح ہو جائیں گے کہ تم لوگ مختلف گروہوں اور لشکروں میں جمع ہو جاؤ گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک یمن میں اور ایک عراق میں۔'' ابن حوالہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے منتخب فرما دیجیے، اگر یہ حالات پاؤں تو کہاں سکونت اختیار کروں؟ آپ نے فرمایا: شام کو اختیار کر لینا، بلاشبہ یہ علاقہ اللہ عزوجل کا پسندیدہ ہے، اللہ تعالی اپنے پسندیدہ بندوں کو یہیں جمع فرما دے گا لیکن اگر تم لوگ اس سے انکار کرو۔ تو پھر اپنے یمن کو اختیار کرنا اور اپنے تالابوں کا پانی پینا، بلا شبہ اللہ رب العزت نے محض میری وجہ سے میری امت کے حق میں یہ ذمہ لیا ہے کہ وہ (کفار کے فتنہ وفساد اور ان کے غلبہ سے) شام اور اہل شام کو مامون ومحفوظ رکھے گا۔

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود؛2483،مسند الامام احمد بن حنبل؛17005،صحیح ابن حبان؛7306،الاحادیث المختارہ؛23۔

تحقیق: ...... یہ حدیث صحیح وثابت ہے اس کے شواہد بھی پائے جاتے ہیں۔

فوائد:

1: علاقہ شام، مبارک علاقوں میں سے ہے۔ اللہ رب العزت نے بیت المقدس کے علاوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنی ظاہری وباطنی خیرات وبرکات کا مرکز بنایا ہے۔علاقے کی زرخیزی وشادابی تو واضح ہے اور باطنی طور پر یہ علاقہ انبیاء کی سرزمین رہا ہے۔لوگ بالعموم فطری طور پر خیر چاہنے والے اور دین حق کے پیرو ہیں۔آخر میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول اسی علاقہ میں ہوگا۔اسی وجہ سے اس علاقے کی طرف ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے۔ ہمیں جو سیاسی اور غیر سیاسی فتنے نظر آتے ہیں یہ سب وقتی چیز ہے۔اور اس سے کوئی بھی علاقہ خالی نہیں ہے، جوان شاء اللہ وقت آنے پر ختم ہوجائیں گے۔

امام مہدیؒ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور دجال ملک شام میں:

5: وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم أبدا ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية فبينا هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فإذا جاؤوا الشام خرج فبينا هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلاة فينزل عيسى بن مريم فأمهم فإذا رآه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته

”حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق میں آنہ دھمکیں گے اور پھر مدینہ والوں کا ایک لشکر ان کے مقابلے کے لئے نکلے گا جس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اس دن یعنی اس وقت کے روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ شامل ہوں گے جب لڑائی کے لئے صف بندی ہوگی تو رومی یہ کہیں گے کہ ہمارے ان لوگوں کے درمیان کہ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں، جگہ خالی کر دو تاکہ ہم ان سے لڑیں (یعنی جن مسلمانوں نے اس سے پہلے ہمارے خلاف جہاد کیا اور ہمارے کچھ لوگوں کو قیدی بنا کر لے آئے ان مسلمانوں کو ہمارے مقابلہ پر لاؤ کیونکہ ہم تم سب مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ بدلہ اتارنے کے لئے صرف ان ہی مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ گویا رومی یہ بات اس لئے کہیں تاکہ مسلمان ان کی باتوں میں آ کر اپنی اجتماعیت کھو دیں اور باہمی تفریق کا شکار ہو جائیں) لیکن مسلمان ان کو جواب دیں گے کہ واللہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم تمہارے اور اپنے ان مسلمان بھائیوں کے درمیان جگہ خالی نہیں کر سکتے یعنی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ان مسلمان بھائیوں کو تو تمہارے مقابلہ پر لڑنے کے لئے آگے کر دیں اور خود ایک طرف ہو جائیں، اگر لڑیں تو ہم سب لڑیں گے اور ایک ساتھ لڑیں گے چنانچہ سارے مسلمان رومیوں سے لڑنا شروع کر دیں گے اور جب گھمسان کا رن پڑے گا تو ان مسلمانوں میں سے ایک تہائی مسلمان پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اور ایک تہائی مسلمان جام شہادت نوش کریں گے، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہید قرار پائیں گے۔ اور باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مدد و نصرت کے ذریعے رومیوں کے مقابلے پر کامیابی عطا فرمائے گا اور ان کے ہاتھوں رومیوں کے شہروں کو فتح کرائے گا ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہیں ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے (یعنی اس شہر کو کافروں کے قبضہ سے لے لیں گے) اور اس کے بعد اس وقت جب کہ وہ مسلمان مال غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف ہوں گے اور اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلوار کو زیتون کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے اچانک شیطان ان کے درمیان یہ بات پھونک دے گا کہ مسلمانو! تم یہاں مصروف ہو جب کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ اسلامی لشکر کے لوگ یہ سنتے ہی قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن شیطان کی یہ خبر سراسر جھوٹی ثابت ہوگی، البتہ جب مسلمان شام پہنچیں گے تو پھر دجال ظاہر ہوگا مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے اور صف بندی میں مشغول ہوں گے کہ نماز کا وقت آ جائے گا اور مؤذن تکبیر کہنے کے لئے کھڑا ہو چکا ہوگا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے منارے پر اتریں گے پھر قدس آئیں گے اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ پھر اللہ کا وہ دشمن یعنی دجال جو اس وقت مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہوگا جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھلنے لگتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اس کو اس حالت میں چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے گا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے قتل کئے بغیر خود مر جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت و مرضی چونکہ یہ ہوگی کہ اس کی موت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہاتھوں واقع ہو اس لئے اس کو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہاتھوں قتل کروائے گا، پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مسلمانوں کو یا کافروں کو اور یا سب کو دجال کا خون اپنے نیزے کے ذریعے دکھائے گا یعنی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) جس نیزے سے دجال کو قتل کریں گے اور جو اس کے خون سے آلودہ ہوگا اس کو لوگوں کو دکھائیں گے کہ دیکھو میں نے اس دشمن اللہ کا کام تمام کر دیا ہے۔

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم ؛34،المستدرك على الصحيحين للحاكم؛8486،اتحاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المهره لابن حجر؛18254،کنزالعمال؛38416

تحقیق: ...... یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اور بلحاظ سند بالاتفاق صحیح وثابت ہے۔

فوائد:

''اعماق'' اطراف مدینہ میں ایک جگہ کا نام تھا اسی طرح ''وابق'' مدینہ کے ایک بازار کا نام تھا۔ لیکن ایک قول جو زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ اس حدیث میں مدینہ سے مراد شہر حلب ہے جو ملک شام میں واقع ہے اور اعماق و وابق حلب و انطاکیہ کے درمیان دو مقامات کے نام ہیں، چنانچہ کتاب ازہار میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ مدینہ سے مراد مدینۃ النبی (ﷺ) مراد لینا صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں جس زمانہ کے واقعہ کے بارے میں پیش گوئی فرمائی گئی ہے اس وقت مدینہ منورہ کسی طرح بھی تخریب کاری یا کسی اسلام دشمن حملہ سے بالکل محفوظ و مامن ہوگا بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ مدینہ سے مراد شہر دمشق ہے۔ ''جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا'' سے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ان لوگوں کی موت کفر کی حالت میں ہوگی اور وہ کبھی بھی عذاب سے نجات نہیں پائیں گے۔ ''ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہیں ڈالے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمان اپنے جس ایمانی استقلال وعزیمت اور اسلامی شجاعت وبہادری کا ثبوت دیں گے اس کا انعام ان کو یہ ملے گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی بھی کسی آفت وبلا میں نہیں ڈالے گا اور نہ جان وخون کی کسی آزمائش سے دوچار کرے گا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو کبھی بھی عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا پس یہ اس بات کی بشارت ہے کہ ان لوگوں کا خاتمہ بخیر ہوگا۔ ''قسطنطنیہ'' کے بارے میں زیادہ مشہور اور صحیح قول یہ ہے کہ اصل میں یہ لفظ ''قسطنطنیہ'' ہے لیکن بعض حضرات نے قسطنطیہ کو زیادہ صحیح کہا ہے چنانچہ مشکوۃ کے اکثر نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں یہ لفظ اس طرح منقول ہے کہ آخری حرف ی پر تشدید نہیں ہے، بہرحال اردو میں یہ لفظ ''قسطنطنیہ'' لکھا پڑھا جاتا ہے۔ قسطنطنیہ تاریخ کا ایک مشہور شہر ہے جو اپنے زمانہ میں رومیوں کا دارالسلطنت تھا اور ان کے سب سے بڑے شہروں میں ایک بڑا شہر مانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا، یہ شہر قسطنطین بادشاہ کی طرف منسوب ہے جس نے اس کو ۳۳۰ء میں بسایا اور رومی سلطنت کا پایہ تخت قرار پایا۔ اب اس شہر کو جو آبنائے فاسفورس کے کنارے واقع ہے استنبول کہا جاتا ہے اور ترکی کی مملکت میں شامل ہے ترمذی نے وضاحت کی ہے کہ یہ شہر صحابہ کے زمانہ میں فتح ہو گیا تھا اور تاریخی روایات کے مطابق دوسری مرتبہ یہ شہر ۱۴۵۳ء میں عثمانی ترکوں کے ذریعے فتح ہوا اور اب تک اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہے لیکن اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور پھر آخری زمانہ میں جب کہ قیامت قریب ہوگی، مسلمان اس کو فتح کرلیں گے اور اسی زمانہ میں کانے دجال کا ظہور ہوگا۔ فاذا جاء الشام (جب مسلمان شام پہنچیں گے) میں "شام" سے مراد "قدس" ہے جس کو" بیت المقدس" کہا جاتا ہے چنانچہ بعض روایتوں میں اس کی تصریح بھی ہے اور اس وقت بیت المقدس ملک شام ہی کی حدود میں تھا اب یہ فلسطین میں ہے جو ایک مستقل ملک ہے۔ ''اور مسلمانوں کی امامت کریں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت نماز تیار ہوگی اس لئے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تمام مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے اور ان مسلمانوں میں حضرت امام مہدیؒ بھی ہوں گے۔ لیکن ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) امامت کرنے کے لئے حضرت امام مہدیؒ کو آگے بڑھائیں گے اور ان سے فرمائیں گے کہ اس نماز کی اقامت چونکہ تمہاری امامت کے لئے کہی گئی ہے اس لئے تم ہی نماز پڑھاؤ اس بات سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا مقصود اس طرف اشارہ کرنا بھی ہوگا کہ اب مسلمانوں کے امیر وامام چونکہ تم ہو اس لئے مجھے بھی تمہاری اتباع کرنا چاہئے، نہ کہ تم میری اتباع کرو گے، میں مستقل طور پر امام وامیر بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ میرا آنا صرف تمہاری مدد ومعاونت اور تمہاری تائید وتوثیق کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت مہدی (رض) اس نماز کی امامت فرمائیں گے۔ لیکن اس کے بعد نماز کی امامت برابر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے۔ اس صورت میں کہا جائے گا کہ حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ فامھم (اور مسلمانوں کی امامت کریں گے) تو یہ تغلیباً ارشاد فرمایا گیا ہے یعنی بعد میں چونکہ حضرت عیسیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(علیہ السلام) ہی مسلمانوں کو نماز پڑھایا کریں گے، پس اس اعتبار سے اس وقت کی نماز کے بارے میں بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ یا یہ کہ امامت کریں گے" کے مجازی معنی مراد ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اس وقت مسلمانوں کے امام حضرت مہدی (رض) کو امامت کے لئے کہیں گے۔

بصریٰ ملک شام کے شہر سے آگ کی پیشین گوئی:

6: وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز تضيء أعناق الإبل ببصرى ،،

''اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا۔''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز سے ایک آگ نہ بھڑک لے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔''

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری ؛7118،صحیح مسلم؛2902،المعجم الاوسط للطبرانی؛ 4230،المستدرك على الصحيحين؛8369۔

تحقیق: ...... یہ حدیث صحیحین کی ہے اور بلحاظ سند بالاتفاق صحیح وثابت ہے۔

فوائد:

''بصریٰ'' ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے جو دمشق سے تین منزل کی مسافت کے فاصلہ پر واقع ہے اور ''حجاز'' جزیرۃ العرب کے اس علاقہ کو کہا جاتا ہے جس میں مکہ اور مدینہ بھی شامل ہیں! اس حدیث میں جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق تواتر کے ساتھ یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آچکا ہے اور ان روایات سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس آگ کے زیر اثر آنے والا زیادہ تر حصہ مدینہ ہی کے علاقہ پر مشتمل تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حضور (ﷺ) سرور کائنات (ﷺ) کی برکت سے مدینہ کے شہریوں کو اس آگ کی آفت وتباہ کاری سے محفوظ ومامون رکھا بیان کیا جاتا ہے کہ ۳ جمادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثانی ۶۵۰ھ جمعہ کے دن وہ آگ نمودار ہوئی اور ۲۷ رجب ۶۵۰ھ بروز اتوار تک یعنی مسلسل بارہ دن تک ظاہر رہی! راویوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آگ کا ایک پورا شہر ہے جس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں اور انسانوں کا اژدہام اس شہر کو کھینچے چلا آرہا ہے، اس آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح پگھلا کر رکھ دیتا تھا، اس کے شعلوں میں بجلی کی کھڑک جیسی آواز اور دریا کے تموج جیسا جوش تھا اور یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے اندر سے سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں، وہ آگ اس کیفیت کے ساتھ مدینہ منوہرہ تک پہنچی مگر عجیب تر بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ تک آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی! علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں تک کو منور کئے ہوئے تھیں یہاں تک کہ حرم نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی، لوگ رات کے وقت اسی کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے بلکہ ان دنوں میں اس پورے علاقہ پر سورج اور چاند کی روشنی معطل اور ماند ہوگئی تھی، مکہ معظمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ انہوں نے وہ روشنی یمامہ اور بصری تک دیکھی۔ اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ وہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی مگر درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر پڑا تھا جس کا آدھا حصہ حرم مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حرم سے باہر تھا آگ نے پتھر کے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حدود حرم سے باہر تھا لیکن جب اس آدھے تک پہنچی جو حدود حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ گئی اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا! بہر حال اس عجیب وغریب ہیبتناک آگ نے اہل مدینہ پر بڑا خوف وہراس طاری کر دیا، لوگوں نے رو رو کر اللہ سے اس آتشی فتنہ کے دفعیہ کے لئے دعا کی اپنی عملی اور دینی کوتاہیوں کی طرف متوجہ ہوئے جس کے ذمہ جس کا جو حق تھا وہ اس کی ادائیگی میں لگ گیا صدقہ وخیرات اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کر دیا اور جمعہ کی رات میں تمام اہل مدینہ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے حرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریف میں جمع ہو گئے اور سب لوگ حجرہ شریف (روضہ اقدس) کے چاروں طرف ننگے سر بیٹھے روتے اور گڑگڑاتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے حفظ وامان کی دعائیں مانگتے رہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آگ کا رخ شمال کی جانب پھیر دیا اور مدینہ منورہ کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا علماء لکھتے ہیں کہ اس آگ کا نمودار ہونا قدرت الٰہی کی ایک عبرت انگیز نشانی تھی، اس سال تمام دنیا میں مختلف قسم کے عجیب وغریب حادثات و وقائع کا ظہور ہوا اور اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد مختلف علاقوں میں خون ریز جنگ اور قتل وقتال کی وہ مہیب آگ بھڑکی جس نے بغداد جیسے عظیم شہر کو تاراج کر دیا اور تاتاریوں کے فتنہ کی صورت میں عالم اسلام کو سخت نقصان سے دوچار کیا۔

قرب قیامت اور شام

7: عن حذيفة بن أسيد الغفاري قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر ، فقال ما تذكرون ؟ ، قالوا نذكر الساعة ، قال إنها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى بن مريم ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم ، وفي رواية نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس إلى المحشر ، وفي رواية في العاشرة وريح تلقي الناس في البحر

''حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ آپس میں قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ نبی کریم (ﷺ) ہماری طرف آ نکلے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں تب آپ (ﷺ) نے فرمایا ''یقیناً قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان سے پہلے دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گے، پھر آپ (ﷺ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان دس نشانیوں کو اس ترتیب سے ذکر فرمایا ۱ دھواں ۲ دجال ۳ دابہ الارض ٤ سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا ٥ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نازل ہونا ٦ یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا اور (چھٹی، ساتویں اور آٹھویں نشانی کے طور پر، آپ (ﷺ) نے تین خسوف کا (یعنی تین مقامات پر زمین کے دھنس جانے کا) ذکر فرمایا ایک تو مشرق کے علاقہ میں، دوسرے مغرب کے علاقہ میں اور تیسرے جزیرہ عرب کے علاقہ اور دسویں نشانی، جو سب کے بعد ظاہر ہوگی، وہ آگ ہے جو یمن کی طرف سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو گھیر ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ وہ ایک ایسی آگ ہوگی جو (یمن کے مشہور شہر عدن کے آخری کنارے سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی نیز ایک روایت میں دسویں نشانی کے طور پر یمن کی طرف سے یا عدن کے آخری کنارے سے آگ کے نمودار ہونے کے بجائے) ایک ایسی ہوا کا ذکر کیا گیا ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔''

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم ؛2901،مسند ابی داود الطیالسی ؛1163،مسند احمد بن حنبل؛16141،السنن الکبری للنساءی؛11418،المعجم الکبیر للطبرانی؛ 3029۔

تحقیق: ...... یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اور بلحاظ سند بالاتفاق صحیح و ثابت ہے۔

فائدہ:

حدیث میں قیامت کی جن دس بڑی نشانیوں اور علامتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں پہلی نشانی کے طور پر دھویں کا ذکر ہے، چنانچہ وہ ایک بڑا دھواں ہوگا جو ظاہر ہو کر مشرق سے مغرب تک تمام زمین پر چھا جائے گا اور مسلسل چالیس روز تک چھایا رہے گا اس کی وجہ سے تمام لوگ سخت پریشان ہو جائیں گے، مسلمان تو صرف دماغ و حواس کی کدورت اور زکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین و کفار بیہوش ہو جائیں گے اور ان کے ہوش و حواس اس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختل ہو جائیں گے کہ بعضوں کو کئی دن تک ہوش نہیں آئے گا واضح رہے کہ قرآن کریم میں جو
یہ فرمایا گیا ہے کہ آیت ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ 44۔ الدخان: 10)
تو حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) اور ان کے تابعین کے قول کے مطابق اس آیت میں اسی
دھویں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن حضرت ابن مسعودؓ اور ان کے تابعین کے نزدیک اس
آیت میں دھویں سے مراد غلہ کا وہ قحط ہے جو آنحضرت (ﷺ) کے زمانے میں قریش مکہ پر
نازل ہوا تھا اور جس کا حقیقی سبب رسول کریم (ﷺ) کی یہ بدعا تھی کہ اے اللہ! تو ان لوگوں
پر (جو سرکشی اور اسلام دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں سات سال کا قحط نازل فرما جیسا کہ تو
نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ میں مصریوں پر نازل فرمایا تھا، چنانچہ اس بددعا
کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کو سخت ترین غذائی قحط میں مبتلا کیا یہاں تک کہ وہ چمڑے،
مردے اور دوسری الا بلا چیزیں کھانے لگے تھے اس عرصہ میں انہیں فضا میں دھویں کی مانند
ایک چیز نظر آتی تھی جس کو وہ اپنے اوپر منڈلاتے ہوئے دیکھا کرتے تھے جیسا کہ کوئی بھوکا
ضعف وکمزوری کی شدت کے سبب اپنی آنکھوں کے آگے تاریکی محسوس کرتا ہے اور فضا میں
بھری ہوئی ہوا اس کو دھویں کی شکل میں دکھائی دیتی ہے، ویسے بھی جب کسی علاقہ میں قحط
سالی پھیل جاتی ہے تو بارش نہ ہونے کی وجہ سے پورے ماحول میں خشکی اور گردوغبار کی جو
کثرت ہو جاتی ہے وہ فضا کو اس طرح مکدر کر دیتی ہے کہ چاروں طرف دھویں کی صورت
میں اندھیرا معلوم ہونے لگتا ہے۔ "دابۃ الارض" سے مراد ایک عجیب الخلقت اور نادر شکل کا
جانور ہے جو مسجد حرام میں کوہ صفا ومروہ کے درمیان سے برآمد ہوگا اور جس کا ذکر قرآن مجید
میں بھی ان الفاظ واخر جنا لھم دابۃ من الارض کے ذریعہ کیا گیا ہے! علماء نے لکھا
ہے کہ وہ جانور چوپایہ کی صورت میں ہوگا جس کی درازی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعض حضرات
نے کہا ہے کہ اس عجیب الخلقت جانور کی شکل یہ ہوگی کہ چہرہ انسانوں کی طرح پاؤں اونٹ کی
طرح گردن گھوڑے کی طرح سرین ہرن کی طرح سینگ بارہ سنگے کی طرح اور ہاتھ بندر کی
طرح ہوں گے! نیز اس کے نمودار ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ کوہ صفا جو کعبہ کی مشرقی جانب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع ہے، یکایک زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس میں سے یہ جانور نکلے گا، اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان کی انگشتری ہوگی تمام شہروں اور علاقوں میں اتنی تیزی کے ساتھ دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کر سکے گا اور دوڑ میں اس کا مقابلہ کر کے اس سے چھٹکارا نہ پا سکے گا جہاں جہاں جائے گا ہر شخص پر نشان لگاتا جائے گا جو صاحب ایمان ہوگا اس کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے عصاء سے چھوئے گا اور اس کی پیشانی پر ''مومن'' لکھ دے گا اور جو کافر ہوگا اس پر حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی انگشتری سے سیاہ مہر لگا دے گا اور اس کے منہ پر کافر لکھ دے گا! بعض حضرات نے کہا ہے کہ دابۃ الارض تین مرتبہ نکلے گا ایک دفعہ تو حضرت امام مہدیؒ کے زمانہ میں پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانہ میں اور پھر آخری دفعہ آفتاب کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کے بعد۔ آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے سلسلے میں وضاحت آگے آنے والی ایک حدیث کی تشریح میں بیان ہوگی! آسمان سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کے بعد ہوگا، چنانچہ آپ ایک دن شام کے وقت آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور پھر دجال کو تلاش کر کے اس کو دروازہ لد پر قتل کریں گے ''لد'' شام میں ایک موضع کا نام ہے اور بعض حضرات نے اس کو فلسطین کے ایک موضع کا نام بتایا ہے واضح رہے کہ یہاں حدیث میں جن دس نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی ترتیب کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ان میں سے سب سے پہلے جس نشانی کا ظہور ہوگا وہ دھواں ہے، اس کے بعد دجال نکلے گا پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے، پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے، پھر دابۃ الارض نکلے گا اور پھر آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا یہ بات اس لئے کہی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانہ میں تمام روئے زمین پر اہل ایمان کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا کیونکہ سارے کفار مسلمان ہونگے ان کا ایمان مقبول ہوگا، اس کے برخلاف اگر یہ کہا جائے کہ مغرب کی جانب سے آفتاب کا طلوع ہونا، دجال کے نکلنے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نازل ہونے سے پہلے ہوگا تو ظاہر ہے کہ جو کفار حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانہ میں مسلمان ہوں گے ان کا ایمان مقبول قرار نہ پائے کیونکہ آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کسی کافر کا ایمان قبول کرنا معتبر نہیں ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانہ میں ایمان قبول کرنے والے تمام لوگوں کا ایمان معتبر ہوگا اور وہ مسلمان مانے جائیں گے! پس حدیث میں مذکورہ نشانیوں کو جس ترتیب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے وہ ان نشانیوں کے وقوع پذیر ہونے کی اصل ترتیب نہیں ہے اور نہ یہاں اصل ترتیب کا ذکر کرنا مراد ہے بلکہ اصل مقصد ان نشانیوں کو ایک جگہ ذکر کرنا ہے سو بلا لحاظ ترتیب ان کو ایک جگہ ذکر کر دیا گیا لہٰذا یہ اشکال وارد نہیں ہوسکتا کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول آفتاب کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کے واقعہ سے پہلے ہوگا تو یہاں نزول آفتاب کے بعد کیوں ذکر کیا گیا۔ ''یاجوج ماجوج'' دراصل دو قبیلوں کے نام ہیں جو یافث ابن نوح کی اولاد میں سے ہیں، یہ دونوں قبیلے بہت وحشی مگر طاقتور تھے ان کا خاص مشغلہ لوٹ مار اور زمین پر فساد پھیلانا تھا، یہ قبیلے جس گھاٹی میں رہا کرتے تھے اس کو ذو القرنین نے ایک ایسی دیوار سے جس کی بلندی اس گھاٹی کے دونوں طرف کے پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچتی ہے اور موٹائی ٦٠ گز کی ہے، بند کرا دیا تھا تاکہ لوگ ان قبیلوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہ سکیں، جب قیامت آنے کو ہوگی اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا وقت آئے گا تو دیوار ٹوٹ جائے گی۔ آپ (علیہ السلام) نے تین خسوف کا ذکر فرمایا کے بارے میں ابن مالک نے کہا ہے کہ عذاب الٰہی کے طور پر زمین کا دھنس جانا مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں واقع ہو چکا ہے لیکن احتمال ہے کہ یہاں حدیث میں جن تین خسوف کا ذکر فرمایا ہے وہ پہلے واقع ہو چکنے والے خسوف کے علاوہ ہوں گے اور ان سے بھی زیادہ سخت ہوں گے۔ ''اور لوگوں کو ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی'' میں زمین حشر سے مراد ملک شام کا وہ علاقہ ہے جہاں وہ آگ لوگوں کو لے جا کر چھوڑے گی بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ اس آگ کی ابتداء ملک شام سے ہوگی، یا یہ کہ ملک شام کو اس قدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسیع وفراخ کردیا جائے گا کہ پورے عالم کے لوگ اس میں جمع ہو جائیں گے بہر حال حدیث کے اس جملہ کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ اس آگ کا لوگوں کو ہانکنا، حشر کے بعد ہوگا۔ اگر زمین حشر سے مراد میدان حشر لیا جاتا تو یقیناً یہ مفہوم پیدا ہوتا اور اس پر اعتراض بھی واقع ہوتا ،لیکن جب یہاں میدان حشر" مراد ہی نہیں ہے تو پھر کوئی اعتراض بھی پیدا نہیں ہوسکتا! نیز ایک روایت میں یہ منقول ہے کہ وہ آگ حجاز کی سرزمین سے نمودار ہوگی، جب کہ یہاں حدیث میں اس کا یمن کی جانب سے نمودار ہونا بیان کیا گیا ہے) لہٰذا قاضی عیاض نے یہ کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ قیامت کی نشانی کے طور پر جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے وہ ایک نہیں دو ہوں گی اور وہ دونوں، لوگوں کو گھیر کر ہانک کر زمین حشر (یعنی ملک شام) کی طرف لے جائیں گی۔ یا یہ کہ وہ آگ تو ایک ہی ہوگی جو ابتداء میں یمن کی جانب سے نکلے گی لیکن اس کا ظہور حجاز کی سرزمین سے ہوگا۔ اس موقع پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں بخاری کی جو روایت ہے اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے گھیر ہانک کر مغرب کی طرف لے جائے گی جب کہ حقیقت میں وہ آگ سب سے آخری علامت ہوگی جیسا کہ یہاں حدیث میں مذکور ترتیب سے بھی واضح ہوتا ہے، پس اس تضاد کو اس تاویل کے ذریعہ دور کیا جائے گا کہ آگ کی سب سے آخری نشانی مذکورہ آگ ہوگی اور بخاری کی روایت میں آگ کو جو سب سے پہلی نشانی قرار دیا گیا ہے تو وہ اس اعتبار سے کہ آگ، قیامت کی ان نشانیوں میں سے سب سے پہلی نشانی ہوگی جن کے بعد دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی بلکہ ان نشانیوں کے وقوع پذیر ہونے کے ساتھ ہی صور پھونکا جائیگا، ان کے برخلاف یہاں حدیث میں جن نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک نشانی کے بعد بھی دنیا کی چیزیں باقی رہیں گی۔ ایک ایسی ہوا کا ذکر کیا گیا ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی یہ روایت بظاہر اس روایت کے خلاف ہے جس میں آگ کا ذکر ہے پس ان دونوں روایتوں کے درمیان مطابقت و یکسانیت پیدا کرنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اس دوسری روایت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ ناس (لوگوں) سے مراد کفار ہیں اور ان کو ہانکنے والی آگ ہوا کے سخت جھکڑ کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی تا کہ ان کفار کو سمندر میں دھکیلنے کا عمل زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پورا ہو، نیز مذکورہ آگ جس کا پانی آگ کی صورت میں تبدیل ہو جائے گا، چنانچہ قرآن کریم ان الفاظ و اذا لبحار سجرت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ تبدیل ہو جائے گا چنانچہ قرآن کریم کے ان الفاظ میں اسی حقیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کے برخلاف مومنین کے لئے جو آگ ہوگی وہ محض ان کو ڈرانے کے لئے ہوگی اور کوڑے کی طرح اس کا کام یہ ہوگا کہ انہیں ہانک کر زمین حشر اور موقف اعظم کی طرف لے جائے۔

حوض کوثر اور شام

8: عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " إن أمامكم حوضي ما بين جنبيه كما بين جرباء وأذرح " , قال بعض الرواة: هما قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلاث ليال , وفي رواية: " فيه أباريق كنجوم السماء من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها أبدا "

"حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا: تمہارے آگے (قیامت کے دن) میرا حوض کوثر (ظاہر ہونے والا) ہے جس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا جربا اور اذرح کا درمیانی فاصلہ ہے۔" بعض راویوں کا کہنا ہے کہ جربا اور اذرح ملک شام میں دو بستیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ " (اس حوض) کے دونوں کناروں پر آب خورے رکھے ہوں گے جو (چمک دمک اور کثرت کے اعتبار سے) آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے، جو شخص اس حوض پر آئے گا اور اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

تخریج:...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری؛6577،صحیح مسلم؛2299،سنن ابی داود؛ 4745،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح ابن حبان؛6453،المعجم الاوسط للطبرانی؛852۔

تحقیق:...... یہ حدیث بھی بالاتفاق صحیح وثابت ہے۔

فائدہ:

بعض محققین نے لکھا ہے کہ ملک شام میں جربا ایک بستی کا نام ہے جو دراصل اذرح کے بالکل قریب واقع ہے لہذا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جربا اور اذرح کے درمیان تین دن کی مسافت ہے! اس صورت میں چونکہ حدیث کا مفہوم گنجلک ہو جاتا ہے اس لئے محدثین نے یہ تحقیق کی ہے کہ اس حدیث کے کسی راوی کے وہم میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے وہ الفاظ نقل نہیں ہوئے جن سے حوض کوثر کی وسعت کو ظاہر کرنا مقصود تھا، چنانچہ دارقطنی کی روایت دیکھنے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے جو یوں ہے۔ یعنی میرے حوض کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ مدینہ اور جربا واذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

فتوحات شام

9: وعن رجل من الصحابة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: " ستفتح الشام فإذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال له دمشق فإنها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها أرض يقال لها: الغوطة "

"صحابہؓ میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا: وہ زمانہ قریب ہے جب ملک شام کے شہر اور علاقہ (اسلامی لشکر کے ذریعہ) فتح کئے جائیں گے پس جب تمہیں ان شہروں اور علاقوں میں مکانات بنانے اور رہائش پزیر ہونے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو اختیار کرنا لازم جاننا جس کو" دمشق شہر) مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق ایک جامع شہر ہے اور دمشق کی زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین (یا علاقہ) ہے جس کو "غوطہ" کہا جاتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج:...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل؛17470،جامع المسانید والسنن؛ 13405،
مجمع الزواءد للهیثمی؛12258۔

تحقیق:...... یہ حدیث صحیح ہے اس کے متعدد شواہد پائے جاتے ہیں۔

فائدہ:

''صحابہؓ میں سے ایک شخص'' اس حدیث کو جن صحابیؓ نے روایت کیا ہے ان کا نام معلوم نہیں ہوسکا لیکن اس سے حدیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ تمام ہی صحابہؓ عدول ہیں اور کسی صحابیؓ راوی کے نام کا معلوم نہ ہونا مطلق نقصان دہ نہیں ہے۔ ''دمشق'' اکثر قول کے مطابق د کے زیر اور میم کے زبر ساتھ ہی فصیح تر ہے۔ یہ شام کا مرکزی شہر اور پایہ تخت ہے۔ ''لڑائیوں سے پناہ کی جگہ'' لفظ ''معقل'' کے معنی پناہ گاہ اور قلعہ کے ہیں، یہ لفظ عقل سے بنا ہے جس کے معنی ہیں روک رکھنا، باندھنا اور ملاحم جمع ہے ملحمۃ کی، جس کے معنی جنگ وجدل اور قتل وقتال کے ہیں، اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ دمشق کے مسلمانوں کے لئے ایک مضبوط قلعہ اور پناہ گاہ ہے، جو مسلمان اس شہر میں داخل ہوجاتے ہیں وہ دشمنان دین کے غلبہ وتسلط اور ان کے قتل وقتال سے اپنے آپ کو مامون بنالیتے ہیں، جس طرح کوئی بکری خود کو اپنے دشمن سے محفوظ رکھنے کے لئے پہاڑوں پر چڑھ جاتی ہے اور کسی پہاڑی چوٹی کو اپنی پناہ گاہ بنالیتی ہے۔ ''دمشق ایک جامع شہر ہے'' فسطاط (بعض روایتوں کے مطابق فسطاط) جامع شہر کو کہتے ہیں یعنی ایسا شہر جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے اندر جمع کرے، اسی لئے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں ویسے فسطاط خیمہ اور ڈیرے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ''جس کو غوطہ کہا جاتا ہے'' غوط ان باغات اور پانی کے چشموں کا نام ہے جو شہر دمشق کے گرداگرد ہیں اور بعض حضرات نے لکھا ہے کہ دمشق شہر کے قریب ایک بستی کا نام ''غوط'' ہے۔

رسول کریم (ﷺ) کا خواب اور شام

10: وعن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رأيت عمودا من نور خرج من تحت رأسي ساطعا حتى استقر بالشام"

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "میں نے (خواب میں) دیکھا کہ نور کا ایک ستون میرے سر کے نیچے سے برآمد ہوا، اوپر کو بلند ہوا اور پھر ملک شام میں جا کر نصب ہو گیا"

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الشامیین للطبرانی؛1566،مسند الفاروق لابن کثیر؛ ج2ص 701، کنز العمال؛35047۔

تحقیق: ...... یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

فائدہ:

اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین بہت تیزی کے ساتھ ملک شام میں پہنچے گا، اس کے برکات واثرات بہت مضبوطی کے ساتھ اس سرزمین پر قائم رہیں گے اور اس ملک میں اس کو سربلندی وشوکت اور غلبہ حاصل ہوگا، اسی مفہوم میں اس روایت کو لینا چاہئے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ کے پیٹ سے ایک نور نکلا جس کی روشنی سے شام کے محلات ومکانات منور ہو گئے۔

شام کے خلاف کاروائیاں اور اہل حق کی استقامت:

11: وعن معاوية بن قرة عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "إذا فسد أهل الشام فلا خير فيكم ولا يزال طائفة من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة"

"حضرت معاویہ بن قرۃ سے روایت ہے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جب اہل شام تباہی کے دہانے پر پہنچ جائیں تو پھر (اکثریت کے لحاظ سے) تم میں بھلائی نہ ہوگی اور میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی رہے گی جس کو (دشمنان دین کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ پر غالب رہنے کے لئے اللہ کی نصرت وتائید حاصل ہوگی، اس جماعت کو وہ شخص کچھ نقصان وضرر نہ پہنچا سکے گا جو اس کی تائید واعانت ترک کر دے (کیونکہ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کی عنایت بے شمار ہوگی) تا آنکہ قیامت قائم ہو۔"

تخریج:...... مسند أبي داود الطیالسي (1172)، مسند أحمد (15596، 15597، 20361، 20367) ؛ سنن الترمذي (2192) سنن ابن ماجه(6، 10) صحيح ابن حبان (61، 6934)

تحقیق:...... یہ حدیث بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔

فوائد:

حضرت معاویہ بن قرۃؒ کے والد کا نام قرہ بن ایاسؓ ہے جو صحابیؓ ہیں۔ خود حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک تابعی ہیں، ان کا شمار اہل علم وعمل میں ہوتا ہے۔ بلند پایہ فقیہ کی حیثیت سے بھی مشہور ہیں جنگ جمل کے دن ان کی ولادت ہوئی تھی اور ۱۱۳ھ میں واصل بحق ہوئے۔ "تو پھر تم میں بھلائی نہ ہوگی ۔۔۔" یعنی جب اہل شام میں بھی فساد و تباہی پھیل جائے گی تو اس وقت شام میں سکونت اختیار کرنا یا اپنے وطن سے ہجرت کر کے ملک شام میں جانے میں کوئی بھلائی نہیں رہے گی۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں وضاحت کی ہے کہ ان الفاظ کی بظاہر مراد یہ ہے کہ آخر زمانہ میں اہل شام اللہ کے سچے دین پر قائم ہونگے اور خیر امت ہونے کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیں گے اور پھر آخر کار ان میں بھی تباہی آجائے گی اور یہ اس وقت ہوگا جب قیامت آئے گی تو اس دنیا میں صرف بدکار لوگ موجود ہوں گے چنانچہ اہل شام کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی اس روئے زمین سے خیر کا وجود اٹھ جائے گا جو اس بات کا نتیجہ ہوگا کہ اس وقت اہل خیر میں سے کوئی بھی اس دنیا میں باقی نہیں ہوگا۔ تا آنکہ قیامت قائم ہو ۔۔۔ میں قیامت قائم ہونے سے مراد قائم ہونے کا وقت بالکل قریب آجانا ہے کیونکہ یہ تو اوپر ہی بتایا جا چکا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت روئے زمین پر کوئی کلمہ گو باقی نہیں ہوگا۔ "اس جماعت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ارباب حدیث ہیں ۔ ۔ ۔" یعنی وہ محدثین اور اہل علم کہ جو حدیث کے حفاظ ہیں، حدیثوں کے راوی ہیں، سنت نبوی (ﷺ) پر جو کہ کتاب اللہ کی ترجمان اور شارح ہے عمل کرنے اور جو درس وتدریس، تصنیف وتالیف، تعلیم وتبلیغ کے ذریعہ احادیث نبوی (ﷺ) اور علوم نبوی (ﷺ) کی خدمت اور اس کے سیکھنے سکھانے میں لگے ہوئے ہیں اور گویا وہ گروہ جن کو "اہل سنت والجماعت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے

12: حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حِينَ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْتُ مَا بَالُ الشَّامِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ

حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی کریم (ﷺ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم (ﷺ) نے دو مرتبہ ملک شام کے لئے خوشخبری ہے میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مصنف ابن أبي شيبة (19449، 32466) مسند أحمد (21606، 21607) سنن الترمذي (3954)صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان (7304) المعجم الكبير للطبراني (4934، 4935)المستدرك على الصحيحين للحاكم (2900، 2901)

تحقیق: ...... یہ حدیث بلحاظ متن حسن درجہ کی ہے۔

ایمان شام میں

13: قال أبو الحسن الربعي: أخبرنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن عبد الله القطان حَدَّثَنَا العباس بن الوليد حَدَّثَنَا علقمة حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم: إِنِّي رَأَيْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ انْتُزِعَ مِنْ تَحْتِ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا إِنَّ الإِيمَانَ إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا ستون اٹھایا گیا میں نے اسے دیکھا تو وہ ایک نور تھا جو شام کی طرف لے جایا گیا، یاد رکھو! جب فتنے رونما ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

تخریج: ...... یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

المستدرك على الصحيحين للحاكم ؛ 8554؛ مسند الامام احمد: 17775؛ مسند الحارث : 1041؛ مسند الشاميين : 308۔

تحقیق: ...... یہ حدیث متعدد سندوں کے ساتھ مروی ہے اور صحیح ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور قتل دجال: شام میں:

14: ينزل عيسى بن مريم ، عند المنارة البيضاء شرقي دمشق فيدركه عند باب لد فيقتله (سنن ابو داود:4321)

"نبی ﷺ نے فرمایا: دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے، پس وہ (دجال کو) اس باب لد کے پاس پائیں گے اور اس کا کام تمام کردیں گے۔"

تخریج: ...... صحیح مسلم: 2937۔ سنن ابن ماجه : 4075۔ سنن ابی داود : 4321۔ سنن الترمذی : 2240.

تحقیق: ......نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلقہ احادیث متواتر ہیں ان کا منکر کافر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری امت میں سے ایک گروہ حق پر لڑتا رہے گا، جو اپنے دشمن پر غالب رہے گا، حتی کہ ان میں سے آخری شخص مسیح الدجال سے لڑائی کرے گا۔ یہ بات مشہور ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام فلسطین میں باب لد کے پاس مسیح دجال کا سامنا کریں گے۔

مالک بن یخامر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

فائدہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے اہل شام کو قیامت تک اللہ کے حکم کے قائم کرنے اور قیامت تک ان میں طائفہ منصورہ کے وجود کی وجہ سے امتیازی طور پر ذکر فرمایا، نبی ﷺ کا اہل شام سے متعلق اس طرح فرمانا ان میں دائمی کثرت وقوت کے ہونے کی دلیل ہے، اہل شام کے علاوہ اسلام کی کسی زمین کے باشندوں میں یہ وصف بیان نہیں کیا گیا، حالانکہ سرزمین حجاز ایمان کا اصل مرکز ہے، لیکن آخری زمانے میں وہاں بھی علم، ایمان، نصرت اور جہاد کم ہو جائے گا، یمن، عراق اور مشرق میں بھی یہی صورتحال ہوگی، لیکن شام میں علم وایمان باقی رہے گا اور اس کے لیے لڑنے والوں کو ہر وقت تائید ونصرت حاصل رہے گی۔ مجموع الفتاوی (4/449)

دعائے نبوتؐ اور ملک شام

www.kitabosunnat.com

15: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا"

"اے اللہ! ہمیں برکت عطا فرما ہمارے شام میں، ہمیں برکت دے ہمارے یمن میں۔" آپ نے یہی کلمات تین یا چار مرتبہ دوہرائے۔

تخریج: أخرجه أحمد (2/118، رقم 5987)، والبخاري (1/351، رقم 990) والترمذي (5/733، رقم 3953). وقال: حسن صحيح غريب. وأخرجه أيضا: ابن حبان (16/290، رقم 7301).

99-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
25716

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

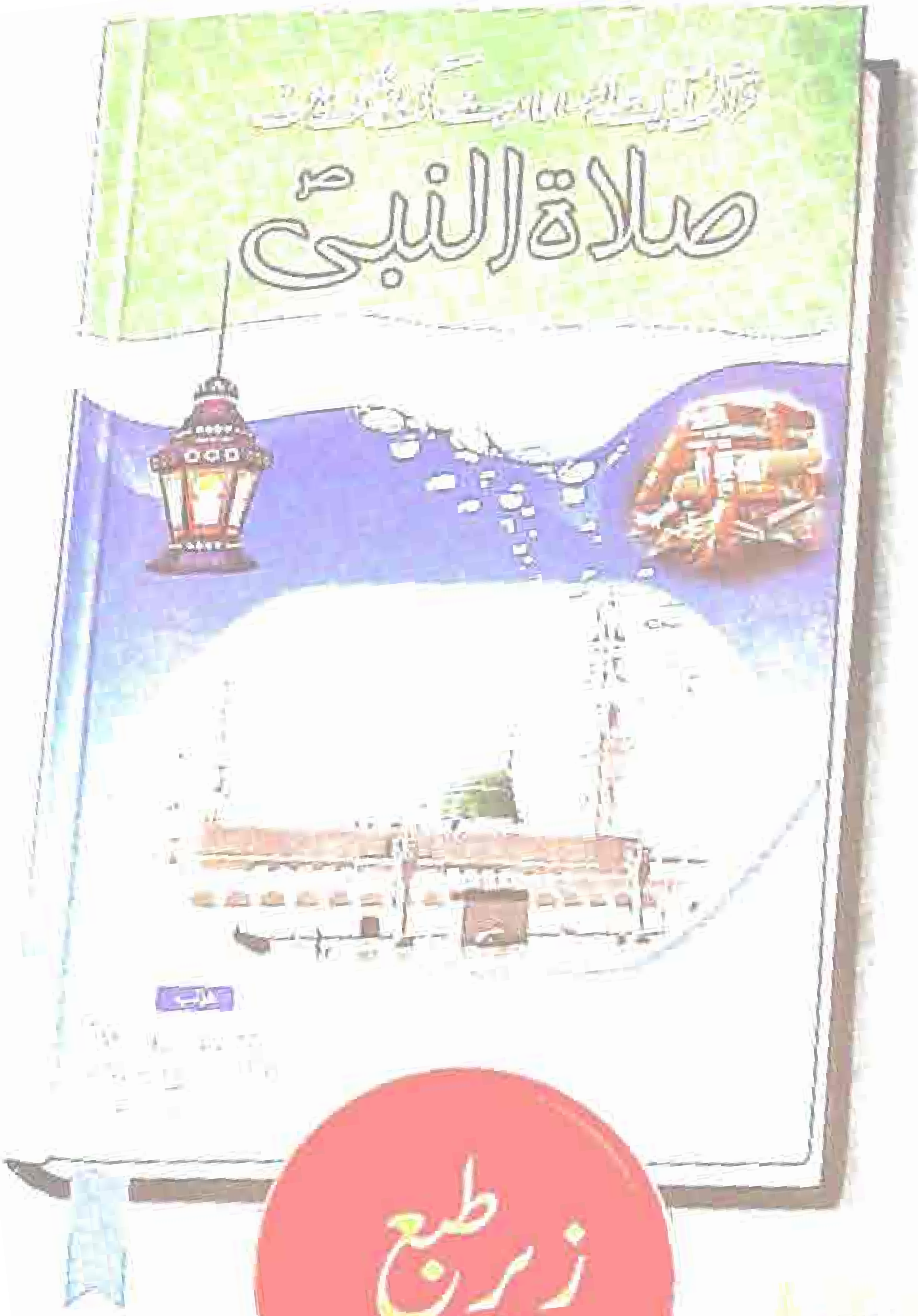

زیر طبع

اعجاز حُسین المدنی

ناظم اطلاعات اتحاد اہلسنت والجماعت لاہور

کی سحرانگیز کتب

زیر طبع